Dr. Musassat Jahan
Guest Faculty / Asst. Professor
Dept. of Urdu, V.M. College, Hajipur
B.A Part II (H), Paper - IV
Topic :- "MAQALAT E SHIBLI"
(مقالاتِ شبلی)

اردو ادب میں افسانوی اور غیر افسانوی نثر دو طرح کی نثر بحیثیت صنف کی شکل اختیار کر چکی ہیں۔ افسانوی نثر میں داستان، ناول، افسانہ اور مختصر افسانہ کو جگہ ملی ہے تو غیر افسانوی نثر میں مضمون، انشائیہ، خطوط، سوانح اور خود نوشت کا مطالعہ کرتے ہیں۔ مضمون نویسی کی اگر ہم بات کرتے ہیں تو اس کے بنیاد گزاروں میں سرسید احمد خاں، شبلی نعمانی، نذیر احمد، وقار الملک وغیرہ کے نام سرِ فہرست آتے ہیں۔ سرسید احمد خاں نے جب یورپ کا سفر کیا اور وہاں کی قوموں کی ترقی کا بغور مطالعہ کیا تو یہ انکشاف سامنے آیا کہ آج سے سو دو سو سال قبل انگریزی قومیں بھی زوال پذیر تھیں۔ اس کے لئے مغربی مفکرین نے اخباروں میں مضامین لکھ کر اپنی قوموں کو بلکہ پورے انگریزی سماج کو تعلیم کی طرف راغب کیا اور ان میں بیداری کا سامان فراہم کیا۔ اسی طرز پر سرسید احمد خاں نے یورپ سے ہی اپنے ہندوستانی دوستوں کو خط لکھا اور کہا کہ اگر ہم لوگوں کو زوال پذیر معاشرے سے باہر نکالنا ہے تو تعلیمی سرگرمیوں کے پیش نظر مضامین لکھنے ہوں گے اور سماج کو بیدار کرنا ہوگا۔ تاہم سرسید کے دوستوں نے مضامین لکھ کر قوم کو بیدار کیا اور اسی مضامین کا حصہ مختلف ناموں سے منسوب کیے گئے۔ شبلی نے جو مقالات لکھے اسے مقالات شبلی سے تعبیر کیا گیا اور اسی نام سے مشہور و معروف ہوا۔

Scanned with CamScanner

مقالات شبلی آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ ان مضامین سے علامہ شبلی نعمانی کے زورِ قلم کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس میں شبلی نے تاریخ و تمدن اور اسلامی علوم و فنون کی یاد دلائی ہے۔ اور بعض ایسے مضامین بھی لکھے ہیں جن پر ان سے پہلے کے اہل قلم علماء نے توجہ نہ کی تھی۔ اور جن کو بھول جانے سے مسلمان قوم مایوسی، ابتری اور احساس کمتری کا شکار ہو گئی تھی۔ اس کے علاوہ بھی انھوں نے لاتعداد مضامین لکھے ہیں۔ اور بہت سے نئے مسائل اور موضوعات پر اپنے خیالات پیش کیے ہیں۔

ان مضامین میں شبلی نے سو سے زیادہ چھوٹے چھوٹے مضامین لکھے ہیں اور کلام میں فصاحت و بلاغت پر خاصا زور دیا ہے جس سے ان کی نثر کی خوبیوں کے سارے جوہر سامنے آتے ہیں۔ ان کی تحریر میں سادگی اور پرکاری نمایاں ہے۔ اگرچہ وہ ظرافت سے بھی کام لیتے ہیں لیکن ایجاز و اختصار ان کے کلام کی خصوصیات ہیں اور اس کے لئے وہ مبالغوں سے کام لیتے ہیں۔ چونکہ ان کی زبان عربی اور فارسی زبان کی آمیزش سے پر ہوتی ہے اس لئے ان کے مضامین میں ثقیل الفاظ کا عمل دخل فطری طور پر ہوتا ہے۔ عربی اور فارسی الفاظ سے عبارت بوجھل جملے کی ترکیب و ترتیب تو بن جاتی مگر پڑھنے پر یہ جملے کبھی طبیعت پر گراں نہیں گزرتے ہیں۔ علامہ شبلی نعمانی کی ایک خصوصیت ہے کہ وہ ضرورتاً محاوروں کا بھی استعمال کرتے ہیں اور طولِ کلامی سے پرہیز کرتے ہیں۔

Continued.